جامع فتوا

مرتبہ

مجاہد ملت حضرت علامہ الحاج مولانا
شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری معینی
بدایونی مدظلہ العالی

معہ تصدیقات علمائے پاکستان و ہندوستان

جس میں

مزارات پر غلاف ڈالنے سماع موتی قبور شریفہ قبب متبرکہ کی تعمیر و عظمت چراغان اور ایصال ثواب کرنے پر دلائل فقہیہ بیان کیئے گئے ہیں

ناشر

آزاد بن حیدر ایم اے

ناظم شعبہ تبلیغ و نشر و اشاعت

مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام

۲۱۴ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵

ازلسان الحسان مولانا یعقوب حسین صاحب ضیاء القادری

حضرت مولانا عبدالحامد عالی وقار
ملت حق اہلسنت کے ہیں مخلص رہنما

آپ سنی قادری عینی معینی شیخ ہیں
ہیں سواد اعظم و دین مبین کے مقتدا

آپ کے جد نے بہادر شاہ کے فرمان پر
اعتقادی مسئلوں پر ایک فتویٰ تھا لکھا

میں نے یہ فتویٰ لکھا ہے اکمل التاریخ میں
سو برس کے بعد پھر وہ عہد سابق آگیا

سعی مولانا سے پھر لکھا گیا فتویٰ جدید
تھی ضرورت جس کی اس دوران میں بے انتہا

عالم اسلام کے کل مفتیان با وقار
متفق جسپر ہیں یہ فتویٰ ہے وہ حق آشنا

کاش اس فتویٰ پہ ہو مکہ مدینہ میں عمل
قبریں اصحاب نبی کی پھر بنیں رب العلا

ہم کو احکام شریعت پر چلا رب کریم
ہوں ہماری سمت رحمت کی نگاہیں اے خدا

بار ور ہو سعی مولانا خدائے مقتدر
کاش ہو ان کو عطا اس سعی پیہم کا صلا

ہے اگر سال طباعت کا تخیل ذہن میں
مجمع اخلاق فتویٰ کہیئے اس کو اے ضیا

۱۳۸۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک ضروری یادداشت

(از الحاج مولانا سید عبدالسلام صاحب قادری باندوی سجادہ نشین سلسلہ عالیہ قادریہ)

جاننے والے جانتے ہیں کہ سابق میں حکومت سعودیہ عربیہ کے بعض نا عاقبت اندیش ملازمین نے مزارات صحابہ و اہلبیت اطہار کیساتھ کیا برتاؤ کیا اور کسطرح عالم اسلام کے جذبات مجروح ہوئے۔

عرصے سے یہ بات بھی دیکھی جارہی ہے کہ حرمین الشریفین میں سرکاری واعظین معمولات و عقائد اہلسنت پر شدید و رکیک حملے کرتے ہوئے اعلانات کرتے ہیں کہ استعانت قبورکو جائز کہنے والے لوگ کافر و مشرک ہیں جن کے پاس شرعاً کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے حضرت علامہ مجاہد ملت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ العالی نے محنت شاقہ فرما کر ایک استفتا مرتب فرمایا، پاک و ھند کے علمائے کرام نے اس کی تصدیقات و توثیقات فرمائیں زاں بعد حضرت علامہ بدایونی نے اپنے چند افراد و احباب کے ساتھ بعد ادائے حج عالم اسلامی کا دورہ فرمایا، مقام مسرت ہے کہ شام، دمشق، مصر، ایران اور عراق کے حضرات علمائے کرام نے اپنی اپنی رائیں ثبت فرمائیں جو عربی و فارسی فتوے کے ساتھ شامل ہیں مطبوعہ فتاویٰ جلالۃ الملک المعظم سلطان السعود والی نجد و حجاز کی خدمت گرامی میں روانہ کئے جائیں گے ان فتاوے میں علمائے اہلسنت نے

اپنے معتقدات کی تائید میں الحمد للہ کافی سے زیادہ دلائل جمع کردئے ہیں۔ کاش علمائے نجد و حجاز ان کا مطالعہ فرما کر صحیح اقدامات فرمائیں۔

بحثیت مسلمان پاک و ھند و عالم اسلامیہ کے مسلمانوں کا بھی حرمین الشریفین میں وھی حق ہے جو حکومت حجاز کو حاصل ہے۔ علمائے پاک و ھند حکومت سعودیہ عربیہ کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن اس کا اونہیں حق ہے کہ ان کے عقائد و مذھبی معاملات میں سعودیہ عربیہ کے افراد مداخلت نہ کریں۔

ھمارے مطالبات

۱ — گنبد خضرائے مقدسہ کے پرانے اور بوسیدہ پردے تبدیل کرکے مصر سے آئےھوئے پردے و غلاف ڈالے جائیں۔

۲ — بقیع شریف ، احد شریف جنت المعلیٰ میں حضرات صحابہ کرام حضرات اھلبیت عظام اولیائے انام کی منہدم شدہ قبور کو از سرنو پختہ کرکے قبور پر کتبے لگائے جائیں، جس پر ھر بزرگ کا نام و تاریخ وصال درج ھو۔ خصوصا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا عباس رضی اللہ عنہ، سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ حضور سیدہ فاطمہ' زھرا رضی اللہ عنہا، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کو پختہ کرایا جائے۔ جو حضرات ضریحات لگانا چاھیں انہیں اس کی اجازت ھونی چاھیئے۔

۳ — جو امور و مسائل شریعت مطہرہ سے ثابت ھیں ان کی ممانعت ختم ھونی چاھئے۔

۴ ۔ مسلمانوں کو اس کی عام اجازت ہونی چاہیئے کہ وہ اپنے عقیدے کے مطابق مزارات شریفہ پر حاضر ہوں۔

۵ ۔ حکومت سعودی عربیہ نے جس طرح مسجد نبوی کی توسیع اور حرم کعبہ کی تعمیر و تزئین پر کروڑوں روپیہ خرچ کرکے عالم اسلامیہ کی ہمدردیاں حاصل کیں اسی طرح اس کا یہ بھی فریضہ ہے کہ قبور شریفہ کو پختہ کرائے اگر وہ ایسا نہیں کرسکتی تو پاک و ہند کے افراد کو اجازت دے کہ وہ اپنے اہتمام سے تعمیر کرادیں۔

۶ ۔ حضرات اہلسنت کے معمولات و عقائد میں کسی قسم کی روکاوٹ نہ ہونا چاہیئے۔

۷ ۔ حرمین الشریفین میں واعظین و علمائے حرم کی ان تقاریر کو بند کیا جائے جو وہ کھلے بندوں طبقۂ اہلسنت کے خلاف کرتے ہیں۔

امید ہے کہ ہمارے مخلصانہ مشوروں کو قبول فرمایا جائیگا۔

فقیر عبدالسلام قادری باندوی
سجادہ نشین سلسلۂ عالیہ قادریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ حضور آقائے کونین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے اصحاب واھلبیت رضوان اللہ علیہم اجمین و صالحین کے مزارات شریفہ پر چادریں ڈالنا یا ضریح بنا کر اس نیت سے رکھنا کہ قبور شریفہ ممتاز رھیں یا ان پر قبے بنانا تاکہ زائرین باطمینان و سکون کلام اللہ شریف یا اوراد و وظائف پڑھ سکیں صحیح ہے یا نہیں اور کیا قبور صالحین کی زیارت کے لئے حاضر ہونا درست ہے یا نہیں ۔ براہ کرم مفصل جواب تحریر فرمائیں ۔

الـجواب :

الحمد للہ الذی نزل الکتاب ویتولی الصالحین والصلوة والسلام علی رسولہ الکریم سیدنا محمد افضل المرسلین ونورمبین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین :

امـا بعـد

حضور اکرم صلی اللہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار و حضرات اھلبیت اطہار رضوان اللہ علیہم اجمعین وشہدا وصلحا اولیاکے مزارات شریفہ پر ضریحات بنانا چادریں ڈالنا چراغاں کرنا قبے بنانا جائزو مستحب اور باعث اجر وثواب ہے ۔

غلاف و ضریح کی غرض یہ ہے کہ لوگ قبروں کا احترام کریں ضریحات سے قبور متعارف و ممتاز ہوں جن سے ہر زائر کو علم ہوجائے کہ یہ قبور صالحین ہیں ۔ مزارات پر قبے بھی اسی لئے تعمیر کئے جاتے ہیں کہ زائرین وہاں بیٹھ کر تلاوت کلام پاک وظائف پڑھیں، قبور شہدا و صلحا پر جا کر ایصال ثواب کرنا حضور

سید عالم صلی اللہ عیلہ وسلم سے ثابت ہے آپ نے اور آپ کے اصحاب و اھلبیت نے زیارت قبور کے لئے بہ کثرت احکام صادر فرمائے اور ان کے زمانے میں قبور پر خیام لگا کر ممتاز کیا گیا۔

مزارات شریفہ پر غلاف و ضریحات ڈالنا اور ان کی زیارت کرنا :

مزارات صلحا وشہدا اتقیاء و اولیا ، پر غلاف وضریحات کی غرض صاحب قبر کی عظمت اور قبر کی توقیر ہے نیز ان قبور شریفہ کو ممتاز کیا جاتا ہے تا کہ زائرین حاضر ہو کر ایصال ثواب کرسکیں۔ اس سلسلے میں سب سے پہلے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل زیر نظر رکھنا چاہئیے :

میت کو ایصال ثواب اور سماع موتیٰ :

عن عباد بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ عیلہ وسلم کان یاتی قبور الشھداء باحد علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءھا ابوبکر ثم عمر ثم عثمان فلما قدم معاویۃ بن سفیان حاجاً جاءھم قال وما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ واجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم اجر العاملین۔۔

عباد بن ابی صالح سے روایت ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہدائے احد کی قبور کی زیارت کے لئے تشریف لایا کرتے تھے راوی نے کہا حضور کے بعد ابوبکر صدیق رض پھر حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض نے بھی ایسا ھی کیا جب حضرت معاویہ رض بن سفیان حج کے لئے تشریف لائے راوی نے

(رواہ بن شیبۃ وفا الوفا)

کہا جسوقت حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم گھاٹی کے سامنے تشریف لاتے تو سلام علیکم فنعم اجر العاملین فرماتے۔

مردے سنتے اور پہچانتے ہیں:

عن ابن عباس رض عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ماالمیت فی قبرہ الاشبہ الغریق المنغوث ینتظر دعوۃ من اب وام اوصدیق ثقۃ فاذالحقتہ کان احب الیہ من الدنیاومافیہا لان عزوجل لیدخل علی اھل القبور من دعاء اھل الدنیا امثال الجبال وان ھدیۃ الاحیاء للاموات الاستغفارلھم والصدقۃ عنھم ۔

(رواہ الدیلمی فی مسندالفردوس)

حضرت بن عباس سے مروی ہے اونہوں نے حضور پاک سے روایت فرمایا حضور نے ارشاد فرمایا نہیں ہے مردہ اپنی قبر میں مگر مثل ڈوبنے والے کے طالب فریاد رس ہے انتظار کرتا ہے۔ باپ ، ماں یا دوست کی دعا کا تو جب دعاء اسے پہنچتی ہے تو اوسے دنیا ومافیہا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے اس لئے کہ اللہ تعالی دنیا والوں کی دعاء سے اھل قبور پر پہاڑ جیسے خیر و برکت اور انوار داخل کرتا ہے اور بیشک مردوں کے لئے زندوں کا تحفہ اون کے لئے مغفرت چاھنا اور صدقہ دینا ہے ۔

۲۔ عن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مامن احد

حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے حضور نے فرمایا نہیں گذرتا

يمر بقبر اخيه المؤمن كان ليعرفه فسلم عليه الاعرفه وردعليه السلام۔
(وفاء الوفاء)

کوئی شخص اپنے بھائی کی قبر پر مگر وہ اسے پہچانتا ہے اور جب سلام کیا جائے تو پہچان کر جواب سلام دیتا ہے۔

۲۔ ان الميت ليسمع قرع نعالهم اذا نصرفوا (رواہ مسلم)

اور جب لوگ دفن کرکے واپس ہوتے ہیں تو وہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے حضرات اولیائے کرام صلحا واتقیائے عظام کی ارواح طیبات کا ادراک و شعور ہونا ثابت ہوا نیز یہ بھی معلوم ہوگیا کہ انہیں زائرین کی حاضری کا علم ہوتا اور ایصال ثواب سے مسرت حاصل ہوتی ہے۔

قبور پر گنبد بنانا مزارات پر خیام و ضریحات لگانے کا بھی یہی منشاء ہے کہ قبور ممتاز ہوں اور زائرین باطمینان و سکون ایصال ثواب کرسکیں۔

۱۔ مات الحكم بن العاص فی خلافة عثمان فضرب فی عهد عمر علی زينب بنت جحش فسطاس فهل رائيتم عابا ذلك .
(اصحابہ فی اهل الصحابہ)

حضرت سیدنا عثمان غنی رض عنہ کی خلافت کے زمانے میں حکم بن العاص کا انتقال ہوا ان کی قبر پر گرمی میں خیمہ لگایا گیا تو لوگوں نے اس کے متعلق کچھ کلام کیا حضرت عثمان غنی رض نے فرمایا توکیا تم نے کسی کو دیکھا تھا کہ اس پر اعتراض کیا یا کسی عیب لگانے والے نے اس پر عیب لگایا۔

٢ - لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازة فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم رجلاً ان یاتیه لحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم و حسرعن ذراعیه قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول الله صلی لله علیه وسلم کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر منها ثم حملها فوضعها عند رأسه فقال اعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات اهلی.
(رواه ابو داؤد ص ۳۰۲ جلد دوم)

٢- جب حضرت عثمان بن مظعون نے وفات پائی اور انہیں دفن کیا گیا تو حضور نبی کریم علیه الصلوة والتسلیم نے ایک پتھر لانے کا حکم فرمایا مگر وہ صحابی بھاری ہونے کی وجہ سے اٹھا نہ سکے تب آپ خود تشریف لے گئے آپ نے آستینیں چڑھالیں راوی نے کہا جب آپنے کلائیوں سے کپڑا اٹھایا توگویا میں آپ کی کلائیوں کی سفیدی دیکھتا ہوں پھر آپ نے اس پتھر کو اٹھا کر حضرت عثمان بن مظعون کے سر کے قریب رکھدیا اور فرمایا اس پتھر سے اپنے بھائی کی قبر کا نشان کرتا ہوں اور میرے اہل میں جو وفات پائیگا اس کے پاس دفن کروں گا۔

٣ - علامہ عینی عمدة القاری میں تحریر فرماتے ہیں:

وضرب عمر رضہ قبر زینب بنت جحش.

٣ - حضرت عمر رضی اللہ عنه نے زینب بنت جحش کی قبر پر خیمہ لگایا ۔

٤ - وضرب محمد بن الحنفیة علی قبر ابن عباس ؛

٤ - محمد بن حنفیه نے حضرت بن عباس کے مزار پر خیمہ نصب فرمایا۔

٥ - تفسیر روح البیان میں ہے :

فیہ القباب علی القبور ھو امر جائز اذا کان القصد بذلک التعظیم فی اعین العامة ولا یحقروا صاحب القبر.

۵۔ اولیا و صلحا کی قبروں پر قبے بنانا چادریں و عمامے کپڑوں کا ڈالنا جبکہ اس سے مقصود عوام کی نگاہوں میں اہل قبور کی تعظیم اور صاحب قبر کی تحقیر نہ ہو جائز ہے۔

علامہ محقق ابن ہمام صاحب فتح القدیر فرماتے ہیں:

۱۔ الاتفاق علی حرمة المسلم میتہ کحرمتہ حیا.

۱۔ یہ امر متفق علیہ ہے کہ مردہ مسلمانوں کی عزت زندہ کی طرح کی جاتی ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن مسعود سے ابن شیبہ روایت فرماتے ہیں:

اذی المؤمن فی موتہ کاذاہ فی حیاتہ.

۲۔ مومن کو مرنے کے بعد اذیت دینا ایسا ہے جیسے اسے زندگی میں اذیت پہنچائی۔

۳۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کو اذیت پہنچانے سے منع فرمایا، حضرت عمارہ بن حزم سے مروی ہے۔

رآنی جالساً علی قبر فقال یا صاحب القبر انزل لا تؤذ صاحب القبر ولا یؤذیک.

اے قبر پر بیٹھنے والے قبر سے اتر اور صاحب قبر کو ایذا نہ پہنچا نہ وہ تجھے ایذا پہنچائے۔

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک یہ کہ صاحب قبر کو ایذا نہ پہنچانی چاہئے، دوسرے یہ کہ صاحب قبر بھی اذیت پہنچا سکتا ہے۔ احادیث شریفہ اقوال صحابہ و علمائے اتقیا سے یہ بات بدرجہ اتم محقق ہے کہ اہل قبور کو شعور و ادراک ہوتا ہے۔ وہ سلام کا جواب دیتے ہیں، تلاوت کلام پاک سے انہیں مسرت حاصل ہوتی ہے

ان کے لئے بعد از ثواب کرنا دین دنیا کی بڑی نعمت ہے۔ وہ دفن کے بعد واپس جانے والوں کی جوتیوں کی آواز سنتے ہیں ، شہدائے کرام کے لئے قرآن پاک نے فرمایا انہیں مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں۔ تم نہیں جانتے وہ خدا کے پاس سے رزق پاتے ہیں۔ خصوصاً انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ شہدا اور غیر نبیوں سے کہیں زیادہ افضل ہے وہ بدرجہ' اعلیٰ حیات و افضل ہیں۔ ایک جگہ حدیث میں وارد ہے۔
ان اللہ تعالیٰ حرم علی الارض ان بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر
تاکل اجساد الانبیاء عن ابو درداء انبیائے کرام کے جسد کا کھانا
ابن قیم صفحہ ۷۳ حرام کردیا۔

حضرات ائمہ و فقہا مجتہدین کے بعض اقوال شریفہ غلاف و چادر وغیرہ ڈالنے کے بارے میں :

حضرات ائمہ' کرام و مجتہدین عظام نے غلاف کعبہ سے استناد فرماتے ہوئے مزارات پر چادرین غلاف و ضریحات ڈالنے کو جائز ٹھہرایا چنانچہ تنقیح الفتاوے الحامدیہ میں علامہ محمد بن عابدین نے کشف النور عن اصحاب القبور مصنفہ علامہ نابلسی قدس سرہ سے نقل فرمایا :

۱۔ انکان القصد بذلک التعظیم فی اعین العامۃ حتے لایحتقروا صاحب ھذا القبر الذی وضعت علیہ الثیاب والعمائم و جلب الخشوع والادب لقلوب الغافلین الزائرین لان قلوبھم نافرۃ عندالحضور فی التادب بین یدی اولیاء اللہ تعالیٰ المدفونین فی تلک القبور کما ذکرنا من حضور روحانیتھم المبارکہ عند قبورھم

۱۔ یعنی اگر چادر وغیرہ ڈالنے سے عوام کی نگاہ میں مزارات اولیائے کرام کی عظمت پیدا کرنا ہوتا کہ جس مزار پر کپڑے عمامے رکھے جائیں اس کو ولی کا مزار جان کر اس کی تحقیر سے باز آئیں اس لئے کہ زیارت کرنے والے غافلوں کے دلوں میں خشوع و ادب پیدا ہو

فهوامر جائز لاينبغي النهي عنه لان الاعمال بالنيات ولكل امرء مانوالا۔

کیونکہ مزارات اولیاء کی حاضری کے وقت ان کے دل ادب کے لئے تابعدار نہیں ہوتے ، ہم بیان کرچکے ہیں کہ مزارات کے پاس اولیائے کرام کی روحیں حاضر ہوتی ہیں تو اس نیت سے چادریں وغیرہ ڈالنا جائز ہے جس سے ممانعت نہ کرنا چاہئیے اس لئیے کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئیے اوس کی نیت پر بدلہ ہے۔

۲۔ صاحب ردالمختار فرماتے ہیں :

ولكن نقول الآن اذا قصدبه التعظيم فی عيون العامة کے لا يحتقروا صاحب القبر و لجلب الخشوع والادب الغافلين الزائرين فهوجائز ۔

۲۔ لیکن اسوقت ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر چادر وغیرہ ڈالنے سے عوام کی نگاہوں میں مزارات کی عظمت پیدا کرنا ہو کہ وہ صاحب قبر کی تحقیر نہ کریں اور غافلوں کے دلوں میں خشوع و ادب پیدا ہو تو جائز ہے۔

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری مرقاہ شرح مشکوٰۃ میں فرماتے ہیں :

۳۔ قداباح السلف البناء علی قبر المشائخ والعلماء المشهورين ليزورهم الناس وليستريحو بالجلوس فيه ۔

۳۔ اسلاف کبارنے مشائخ و علماء کی قبور پر بنا کو جائز رکھا ہے تاکہ لوگ زیارت کریں اور وہاں بیٹھکر استراحت کریں۔

مزارات پر چراغان کرنا:

جن لوگوں کو مزارات پر روشنی کرنا درست ہے تاکہ زائرین آرام و سکون کے ساتھ قرآن خوانی کرسکیں۔ حضرات محدثین نے حضرت تمیم داری صحابی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے سند لی ہے۔ علامہ عسقلانی فتح الباری شرح بخاری میں فرماتے ہیں۔

وکان تمیم الداری من افضل الصحابة وله مناقب وهو اول من اسرج المسجد.

حضرت تمیم داری افضل صحابہ میں سے ہیں جن کے بہت سے مناقب ہیں آپ وہ پہلے صحابی ہیں جنہوں نے مسجد نبوی میں چراغاں کیا انہیں

حضرت تمیم داری کے متعلق اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ کے صفحہ ۲۶۲ پر جو عبارت درج ہے اس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہا سراج غلام تمیم داری نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم حاضر ہوئے ہم سب تمیم داری کے پانچ غلام تھے میرے آقا نے مجھے حکم دیا تو میں نے مسجد نبوی کو زیتون کے تیل سے چراغ جلا کر منور کردیا اس سے پہلے مسجد نبوی میں کھجور کی لکڑی جلا کرتی تھی، حضور نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے، میں نے عرض کیا فتح فرمایا نہیں اس کا نام سراج ہے۔

عارف باللہ حضرت عبدالغنی نابلسی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا واما اذا کان موضع القبور مسجداً وکان هو ولی من الاولیاء وعالم من المحققین تعظیما لروحه المشرقة علی تراب جسده

قبرستانوں میں چراغوں کے جلانے کی ممانعت صرف اس صورت میں ہے کہ بالکل نفع سے خالی ہو ورنہ اگر وہاں مسجد ہے یا گذرگاہ ہے یا کوئی بیٹھتا ہے یا

کاشراق الشمس علی الارض اعلاماً الناس انه ولی لیتبرکوا اویدعو الله تعالی عنده فیستجاب لهم فهوامر جائز لا منع منه والاعمال بالنیات.
(حدیقهٔ ندیه)

کسی عالم و ولی و محقق کا مزار ہو اس کی روح مبارک اپنا پرتو ڈالتی ہے جیسے زمین پر آفتاب اس کی تعظیم کے لئے چراغاں کیا جائے تا کہ لوگ جانیں کہ یہ ولی اللہ کا مزار ہے اس سے برکت حاصل کریں اور اس کے پاس اللہ تعالی سے دعا مانگیں تا کہ ان کی دعا قبول ہو تو یہ جائز ہے جس کی ہرگز ممانعت نہیں ہر کام کا دارو مدار نیت پر ہے۔

مذکورۂ بالا اقوال شریفہ سے امور مستفسرہ کی ایک حد تک وضاحت ہوگئی اس سے زیادہ کے لئے کتب شریفہ میں مفصلات موجود ہیں پس صلحاء انبیاء کی زیارت کرنا انہیں شعور و ادراک ہونا ان کی قبور کا احترام و عزت کرنا ثابت الاصل ہے۔ اور ان کی قبروں پر غلاف ڈالنا صریح سنا صحیح ہے۔ حضرات اہلسنت کے مشہور علماء و صوفیہ نے ہر ایک سوال پر مفصل رسائل تحریر فرمائے ہیں یہ فتوے مختلف مسائل پر مختصراً قلم بند کیا گیا ہے اور اس کے اندر دلائل بھی اختصار ہی سے درج کیے گئے ہیں۔

العبدالفقیر المجیب الحقیر محمد عبدالحامد القادری المعینی البدایونی

تصدیقات علماء کراچی :

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم :

حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا جواب حق وصواب ہے مزار اولیاء کا احترام ان کی عظمت کے اظہار کے لئے چادر و غلاف ڈالنا زائرین کے آرام کے لئے سایہ کرنا شرعاً مستحب ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم (محمد عمر نعیمی)

حضرت مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری مدظلہ کا یہ جواب حق و صواب ہے بزرگان دین کے مزاروں کی زیارت کرنا موجب برکت ہے اور ان کے مزارات کو ممتاز کرنا تمام دیار و امصار اسلامی میں اچھا سمجھا جاتا ہے۔ وما رآہ المسلمون حسناً فهو عند اللہ حسن واللہ تعالیٰ اعلم۔

(محمد عبدالمصطفیٰ ازہری غفرلہ شیخ الحدیث، دارالعلوم امجدیہ کراچی)۔

الجـــواب صحیح :

محمد مظفر احمد غفرلہ دارالافتاء والعطاء فریئر روڈ کراچی

رضاءالمصطفیٰ ، خطیب نیو میمن مسجد

فقیر ناصر جلالی - محمد حسن حقانی ، خطیب مکرانی مسجد۔

حکیم مقصود حسن قادری رضوی پیلی بھیتی۔

محمد شفیع غفرلہ اوکاڑوی ، خطیب عیدگاہ۔

فقیر ضیاء القادری

فقیر غلام قادر کشمیری۔

جمیل احمد النعیمی خطیب صرافہ مسجد

المجیب مصیب

شاہ احمد النورانی صدیقی القادری

فقیر عبدالسلام قادری سجادہ نشین

سید نور الاسلام قادری

فقیر شاہ میر احمد واحد قادری جودھپوری

فقیر محمد شریف

محبوب رضا خطیب کھوری گارڈن

محمد محسن فقیہ الشافعی

سید شجاعت علی خطیب ناظم آباد۔

تصدیقات علمائے حیدرآباد سندھ. شہدادپور و سکھر

حضرات اولیائے کرام و علمائے عظام سے توسل مندرجہ بالا سے متفق اور اس پر عامل ہیں اون کے پاس دلائل واثبات کے لئے کافی مواد موجود ہے۔ میرا اصول یہ ہے کہ میں مزارات بزرگان طریقت پر حاضری دیتا اور بعض سے استفادہ کرتا ہوں (صبغۃ اللہ پیر ایرانی)

ہذا ہوالحق والحق احق ان یتبع ; (العبد الضعیف فقیر محمد عبدالحمید قادری بریلوی عفی عنہ خطیب جامع مسجد شہدادپور)

علماء ضلع سکھر و پیر گوٹھ :

باسمہ تعالی شانہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی حبیبہ الکریم و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین :

امـــابعد

ایک تازہ فتوے مرتبہ حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صدر مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کراچی ، نظر سے گذرا

جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ مقربین بارگاہ احدیت کے مزارات پر بغرض مزار و زیارت تعمیر قبہ وغیرہ عمارات قائم کرنا بلاشبہ مسنون ومستحسن فعل ہے۔ تاکہ ان کے معتقدین و متعلقین اطمینان و آرام کے ساتھ قرآن خوانی، تسبیح و تحلیل وغیرہ اذکار الٰہیہ ادا کر کے ایصال ثواب کا شرف حاصل کر سکیں۔ اور دنیا دیکھے اور عبرت حاصل کرے۔ کہ صحیح معنوں میں خدا پرست اور خدا تعالیٰ کی طرف بلانے والے حضرات کا مقام کتنا بلند و ممتاز ہوتا ہے۔ جیسا کہ سورۂ جاثیہ میں قرآن مجید نے مجرمین و منکرین کو نہایت وضاحت سے تنبیہ فرمائی '' ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلھم کالذین آمنوا و عملوا الصلحت سواء محیاھم ومماتھم ساء مایحکمون سورۂ جاثیہ پارہ ۲۵ رکوع ۱۸) ''
کیا جنہوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ان کی زندگی و موت ان کی برابر ہو جائے کیا ہی برا فیصلہ کرتے ہیں۔

یہ ایک روشن حقیقت ہے کہ محبوبان الٰہی جل شانہ کی زندگی بھی ممتاز ہے اور ممات بھی ممتاز ہے۔

زندہ جاوید ہیں سوز محبت کے قتیل
یہ سر پھرے نہیں مرتے ہیں مر جانے کے بعد

امتیازی شان ظاہر کرنے کے لئے خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام اور تابعین عظام نے مزارات مقدسہ پر عمارات تعمیر کرائیں۔ خیمے لگوائے جیسا کہ فوٹو مذکورہ میں درج ہے اور مزید یہ کہ صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۱۸۶ باب قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی گورنری کے وقت جو ولید بن عبدالملک کے زمانے میں تھی، حضور انور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے روضۂ مقدسہ کی دیواریں از سر نو تعمیر کرائیں جب کہ حضرت فاروق

اعظم رض کی تعمیر کردہ دیواریں گر گئیں جو کچی اینٹوں کی تھیں
" لما سقط علیهم الحائط فی زمن الولید بن عبد الملک اخذوا فی بنائه -
(الحدیث)
جس کے تحت امام محدث علامہ بدرالدین محمود عینی نے تحریر فرمایا اول من " بنی جداراً عمر بن الخطاب " - اور علامہ نور الدین علی سمهودی متوفی ۱۰۱۱ ھ خلاصة الوفا مطبوعہ قاہرہ صفحہ ۱۹۶ فصل " فیما یتعلق بالحجرة المنیفه " میں تصریح فرماتے ہیں کہ " لم یکن علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم حائط فکان اول من بنی علیه جداراً عمر بن الخطاب رضی ... روضہ نبوی کی پہلی دیواریں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے تعمیر کرائیں اور مزارات پر تعمیر عمارات شان نبوت و رسالت سے مخصوص نہیں کیونکہ حضرات شیخین کے مزارات بھی اسی روضۂ مقدسہ میں ہیں -
روضئہ مقدسہ و کعبہ معظمہ پر زائرین کا احترام کے ساتھ نظر جمائے رکھنا ایک باعث برکت ہے جیسا کہ خلاصة الوفا مطبوعہ قاہرہ صفحہ ۹۰ میں ہے " ودوام النظر الی الحجرہ الشریفه فانه عبادہ قیاسا علی الکعبه وهذا فی خارج المسجد ادام النظر فی قمهابح المهابه والحضور انتهی " -
یعنی ہر زائر کو خوش قسمت اور ادب سے حجرۂ شریفہ کی طرف ہمیشہ نظر کرنا ایک قربت ہے جسے کعبہ پر قیاس کیا گیا ہے - پھر اگر زائر مسجد نبوی سے باہر ہے تو گنبد خضرا کی طرف نظر رکھے اور کیوں نہ ہو کہ جس سر زمین کو حضور انور علیه الصلوٰة والسلام کے جسم اقدس سے مس ہونے کا شرف حاصل ہے کعبہ معظمہ اور عرش سے رتبے میں بڑھکر ہے جیسا کہ درمختار اور ردالمحتار میں تصریح ہے - " ماضم اعضائه علیه الصلوٰة والسلام فانه افضل مطلقاً حتی من الکعبه والعرش

والکرسی سوٰی ۱۱ (جلد ۱ صفحہ ۱۷۸ آخر کتاب الحج)

یعنی جو حصہ حضور انور علیہ الصلوٰۃ و السلام کے بدن مبارک سے ملی ہوئی ہے وہ بہرحال سب سے افضل و اعلیٰ ہے اور وہ کعبہ معظمہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے ۔ علامہ شامی تصریح فرماتے ہیں:

''قال فی اللباب والخلاف فیما عدا موضع القبر المقدس فما ضم اعضائہ الشریفۃ فھو افضل بقاع الارض بالاجماع''۔

یعنی مزار شریفہ کے علاوہ دوسرے مقامات کی افضلیت میں اختلاف ہے لیکن جو مقام اعضائے شریفہ سے متصل ہے وہ تو اجماعاً ساری زمین سے افضل ہے ہی۔ ''وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین محمد و آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین حررہ محمد صاحب داد خان غفرلہ رب العباد جامعہ راشدیہ پیر گوٹھ

الجــــواب صحیح :

فقیر محمد صالح خطیب جامع مسجد درگاہ شریفہ پیر گوٹھ ضلع سکھر

الجــــواب صحیح :

الفقیر عبدالصمد غفرلہ اوحد

الجــــواب صحیح :

کریم بخش مدرس جامعہ راشدیہ ۔

تصدیقات علمائے بلوچستان :

مذکورۂ بالا جوابات حضرت علامہ بدایونی مدظلہ عالی صحیح و درست ہیں ۔ صحیح عقیدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں وہی ہے جو حضرت مجیب اول نے تحریر فرمایا ''خداوند تعالی سب مسلمانوں کو ایمان کی حلاوت و روشنی عطا فرمائے آمین''۔ سید عبدالرزاق بخاری خطیب جامع مسجد پیر بخاری کوئٹہ ۔

الجــواب صحیح :

سید اللہ رکھا خطیب جامع مسجد۔ میاں محمد اسمٰعیل اسلام آباد کوئٹہ۔ اظہر القادری عفی عنہ۔ میر افضل لونلوی۔ طاہر القادری۔ سید عبدالولی خطیب مسجد حمیدیہ سنی۔ محمد اسمٰعیل سنی۔

تصدیقات حضرات علمائے کرام ریاست بہاولپور :

الجــواب صحیح

گل محمد قادری خطیب جامع مسجد، فقیر سید علی اکبر بخاری خطیب جامع مسجد، فقیر محمد نواز مفتی و صدر المدرس مہتمم دارالعلوم جامعہ محمدیہ رضویہ رحیم یار خاں، علی بخش مدرس مدرسہ جامعہ رضویہ، غلام قادر امام مسجد، خواجگان، محمد مہر اللہ افغانی، عبدالکریم مدرس جامعہ رضویہ۔ فقیر غلام قادر امام مسجد مدنی، فقیر محمد ... امام عیدگاہ، احمد حسن خطیب عباسی مسجد، قاری ابوحسن خطیب۔

تصدیقات علمائے ڈیرہ غازی خاں :

لقداصاب فیما اجاب :

فقیر غلام جہانیاں مفتی و صدر المدرس دارالعلوم معینیہ جامع مسجد ڈیرہ غازی خاں۔

الجــواب صحیح والمجیب نجیح :

فقیر کریم اللہ عفی عنہ مدرس۔ احمد یار عفی عنہ نائب مدرس۔ عبدالنبی المختار فقیر حافظ اللہ یار فریدی مدرس مدرسہ معینیہ۔

الجــواب صحیح :

فقیر غلام حیدر عفی عنہ۔

حضرت علامہ مولانا عبدالحامد صاحب قادری بدایونی کا جواب

بلا ریب حق و صواب ہے بزرگان دین کے مزاراتِ پُر انوار پر قبے

الاجابة النافعة التي اتى بها العلامة المحقق الحاج السيد محمد عبد الحامد القادري البدايوني فوجدتها موافقة للحق والصواب والله على ما اقول شهيد؛
محمد اعظم رضوی خادم العلم فی الجامعة النعيمية لاهور۔

من اجاب فقد اجاب
احمد حسن خطیب عیدگاہ گجرات

الجواب صحیح وصواب و المجیب المصیب مصیب ومثاب
محمد سعید احمد خان نقشبندی مدرس نعمانیہ لاہور
فقیر قادری ابوالبرکات سید احمد غفرلہ مہتمم ومفتی حزب الاحناف لاہور۔

الجـــواب صحیح　　　　　　　　الجـــواب صحیح
فقیر عزیز احمد قادری مفتی و خطیب عیدگاہ۔　　محمد عبدالرؤف گجرات
المجیب مصیب۔ سید محمود احمد رضوی

المجیب مصیب　　　　　　　　الجواب صحیح
فقیر غلام قادر سرقی خطیب　　　　سید احمد شاہ مدرس جامعہ نعیمیہ

الجـــواب صحیح
پیرزادہ سید محمد علی شاہ خطیب سرگودھا

حصول برکت و موجب دعا وغیرہ مصالح خیر کی نیت سے قبور صلحا پر حاضری نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ نے اپنا یہ فعل حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی قبر شریف کے ساتھ صریحاً بیان کردیا ہے۔" کما قال الشامی اللہ و رسولہ اعلم موسیٰ محمد قادری خطیب جامع حسن آباد۔

فقیر محمد خطیب جامع مسجد مسلم پارک لاہور۔ عبدالغفور خطیب۔ محمد اللہ دتا خطیب جامع مسجد حنفیہ۔ احمد علی قصوری خطیب جامع مسجد قلعہ گوجر سنگھ۔ نور محمد خطیب جامع مسجد گورنر ہاؤس۔ صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین شرقپور شریف۔

تصدیقات علمائے لائل پور:

الجـــواب صحیح

فقیر محمد معین الدین شافعی غفرلہ خادم جامعہ رضویہ مظہر اسلام لائلپور۔

ابوالحبیب محمد ابراهیم رضوی غفرلہ۔

لاریب فیہ من اجاب الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب و مثاب واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم محمد قاسم قادری فقیر ابوسعید محمد امین غفرلہ خادم دارالعلوم جامع رضویہ لائلپور۔

تصدیقات علمائے منٹگمری:

الجـــواب صحیح　　　　المجیب مصیب

ابوالخیر محمد نور اللہ دارالعلوم حنفیہ ابوالضیا محمد باقر صدر المدرس محمد صدیق مهتمم۔

صح الجـــواب

محمد رمضان نوری مدرس۔ ابوالفیض محمد حبیب اللہ مدرس۔ محمد نصر اللہ مدرس هاشم علی نوری۔ عبدالرسول، سید محمد اشرف بخاری دارالاماء۔

علمائے گوجرانوالہ:

حضرت علامہ بدایونی کا ترتیب دیا ہوا جواب حق و صواب ہے ہم لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔

محمد شریف خطیب جامع مسجد کرشنا نگر محمد اسحٰق محمد شریف خطیب جامع مسجد نور۔

علمائے آزاد کشمیر:

محمد امین الدین قریشی عبدالکریم عفی عنہ ضلع میرپور آزاد کشمیر۔

الحاج باور جمیر خطیب آزاد کشمیر

ہم سب لوگ حضرت مولانا بدایونی صاحب مدظلہ کے فتوے کی تصدیقات کرتے ہیں۔

[illegible] :

محمد [illegible] مدرس ۔ محمد اکرام ۔

[illegible] مدرسہ [illegible]

[illegible] مسجد

[illegible] حافظ عبدالغفور غفرلہ

[illegible] صوفی غلام محمد نقشبندی

[illegible] محمد [illegible]

محمد [illegible] مدرس [illegible] محمد [illegible] جامع مسجد [illegible]

تصدیقات علمائے پشاور :

سید محمد امیر شاہ سجادہ نشین درگاہ عالیہ ۔ گل محمد خطیب جامع مسجد غوثیہ ۔ حافظ فضل محمود خطیب جامع مسجد تنگ منڈی سید مبارک شاہ گیلانی ۔ گل قادر احمد خطیب جامع مسجد محمد فضل اللہ ۔ محمد افضل الرحمن خطیب مسجد قوت الاسلام ۔

تصدیقات علمائے مشرقی پاکستان :

ہم لوگ حضرت مولانا بدایونی کے مرتب کردہ فتوے کی تصدیق کرتے ہیں ۔

تصدیقات علمائے کھلنا :

محمد محی الدین مدرسہ رضائے مصطفیٰ ۔ محمد عبدالاحد پیش امام مسجد افضل تربہ مصری ۔ محمد عبدالوہاب ۔ محمد علیم الدین مرشدآبادی ۔ میر احمد خطیب ۔ محمد اسلام غفرلہ ۔ احمد کبیر مدرس سائم پور ۔ علاؤالدین فیض ڈیپارہ ۔ محمد مظفر احمد مدرس مدرسہ ۔ محمد خورشید عالم مدرس مدرسہ خیریہ

تصدیقات علمائے چاٹگام :

محمد فرقان محدث مدرسہ عالیہ چاٹگام ۔ محمد نذیر احمد مدرس مدرسہ

سبحانیہ ۔ جمال الدین احمد محمد شمس الدین مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمد مقبول احمد فاروقی مدرس ۔ علی [illegible] مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمد یونس مدرس مدرسہ سبحانیہ ۔ محمد عبد المعبود مہتمم مدرسہ ۔ سید محمد شمس الاسلام اعظمی ۔ محمد صابر احمد مدرس ۔ محمد ابو بکر صدیقی مدرس مدرسہ عالیہ ۔ سید محمد عزیز الحق القادری شرسکل ۔ محمد صدیق احمد ۔ سید شمس الہدے ۔ محمد الطاف الرحمن ۔ محمد مصطفی غفرلہ ۔ محمد ادریس مہتمم مدرسہ ۔ محمد مفتی احمد خطیب جوائنٹ مسجد محمد ور الدین پرنسپل جامعہ احمدیہ سنیہ ۔ محمد شہاب الدین خطیب جمعہ ۔ صدیق احمد القادری مہتمم مدرسہ [illegible] محمد عبد المعبود مدرسہ [illegible] ، محمد فضل الرحمن ۔

علمائے ڈھاکہ

محمد مفتی رحمۃ اللہ انصاری فرنگی محلی ۔ محمد حبیب اللہ خطیب و متولیہ نارنگ ۔ محمد وجیہ شاہ عبدہ ۔ محمد مجتبیٰ علوی خطیب ڈھاکہ

تصدیقات حضرات علماء الاعلام ہندوستان :

علمائے بدایون :

بسم اللہ الرحمن الرحیم ! اما بعد حضرت مولانا شاہ محمد عبد الحامد صاحب قادری مدظلہ العالی کا جواب صواب ہے۔ اور دلائل سے مزین ہے بلاشبہ بونٹرے شعائر اللہ میں ان حضرات کی عظمت و توقیر قلوب کا تقوی ہے من یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب (القرآن) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے انصاف اعدس میں تحریر فرمایا شعائر اللہ عبارت از قرآن پیغمبر کعبہ اولیاء عسہ و ہر یہ منسوب بخدا۔ علامہ نورالدین رح کے جواہر العقد میں ہے علماء شعائر اللہ ہیں لہذا ان شعائر دین متین کی بیرون بر غلاف ذات قسب نان زائرین کی

المجیب مصیب

محمد طاہر القادری عفی اللہ عنہ امام جامع مسجد شمسی۔
مولوی محلہ بدایوں شریف ۔ حاجی عبدالرحیم قادری بدایونی

الجواب حسن صحیح

محبوب حسن مدرس مدرسہ شمس العلوم

الجواب صحیح

محمد عبدالغنی نقشی صدر المدرس داتا گنج ضلع بدایوں۔

الجواب حق وصواب — المجیب مثاب

سید آصف علی بدایونی — عبدالرشید غفرلہ

تصدیقات حضرات علمائے بریلی :

" الا جزاہ الا جزاہ والجم عند ربنا علام وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ و صحبہ الکرام الغیر مصطفیٰ رضا قادری غفرلہ

محترم مولانا عبد الحامد صاحب قادری مدظلہ کا جواب حق ہے سوالات مذکورہ کے لئے جواب کافی ہے جسے زیادہ منظور ہو وہ رسالہ اعلحضرت مجدد ملت حیات اموات فی سماع الاموات ملاحظہ کرے۔ ثناءاللہ اعظمی صدر المدرس مدرسہ مظہر اسلام مسجد بی بی جی بریلی۔

الجواب صحیح

حسن رضا مدرس مدرسہ مظہر الاسلام بریلی

المجیب مصیب

محمد اعظم غفرلہ مدرسہ مظہر الاسلام بریلی۔

الجواب حق وصواب واللہ تعالی اعلم بالصواب

مبین الدین امروہوی عفی عنہ

الجواب صواب — الجواب صحیح

خواجہ مظفر حسین مظہری — محب الرضا مدرس مدرسہ مظہر الاسلام

المجیب مصیب
مظفر حسین رضوی غفرلہ
الجــــواب صحیح
محمد شریف الحق امجدی رضوی دارالافتاء بریلی شریف ۔
تصدیقات علمائے مرادآباد :
الجــواب حق وصواب　　　　المجیب مصیب
محمد یونس نعیمی مہتمم جامعہ نعیمیہ مرادآباد　محمد اجمل قادری مفتی
ذلک کذلک
بلدہ سنبھل
محمد حسن مدرس مدرسہ عربیہ
تصدیقات حضرات علماء دہلی :
تصدیق امام اہلسنت مدظلہ و توثیقات علمائے دہلی ۔
حضرت مولانا عبدالحامد صاحب قادری دام مجدہم کا جواب صحیح
و مدلل بدلائل واضحہ ہے۔ بمقتضائے حدیث پاک "انما الاعمال بالنیات"
عمل کی صحت کا مدار نیت پر ہوتا ہے پس اس نیت سے اہل اللہ کی
قبور معلوم رہیں اور ان پر چادریں ڈالی جائیں کہ عوام میں ان کا اعزاز
و اکرام باقی رہے۔ اور لوگ ان سے فیوض حاصل کریں۔ بلاشبہ جائز
ہے اور مجلس میلاد کی نیت سے جائز، نیز اسی نیت سے اور زائرین کی
آسانی اور دیگر مصالح صحیحہ معتبرہ کے ساتھ ان پر قمقمے جلانا بھی جائز
ہے جو لوگ اس مسئلہ میں بعض احادیث اور بعض عبارات فقہیہ سے
شبہ پیش کرتے ہیں ان کا میں اپنے رسالہ میں جواب دے چکا ہوں،
اسے ملاحظہ فرمائیں۔ رہا روشنی مقابر اولیاء اللہ پر جانا اس کے استحسان
پر جملہ اہلسنت کا اتفاق ہے اس میں کسی کو کیا کلام ہوسکتا ہے۔
اور قمقمہ کی روشنی سے اس کے ارد گرد کی روشنی ہے زائرین کے لئے اور
یہ بھی جائز ہے حضرت مولانا بدایونی کے فتوے کا یہی خلاصہ ہے جس

علمائے بنارس و الہ آباد:

المجیب مصیب

محمد شرف حسن قادری، شیخ الادب جامعہ حبیبیہ الہ آباد

الجواب صحیح

محمد سلمان غفرلہ مدرس جامعہ رضویہ بنارس مدنپورہ

الجواب صحیح

محمد نصیر اللہ خان مدرس عربیہ دونا آباد ضلع الہ آباد۔

قد صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ احکم واتم

فقیر ابوالمعالی شمس الدین احمد رضوی جونپوری خادم مدرسہ حمیدیہ بنارس

(صوفی) محمد سعید اللہ قادری امام شاہی مسجد بنارس

الجواب حق۔

محمد باقر عبحان اشرفی صدرالمدرس جامعہ عربیہ بنارس

ذلک کذلک

محمد عصمت اللہ قادری

قداجاب من اجاب

محمد عبدالعزیزخاں صدر مدرس جامعہ حبیبیہ الہ آباد

الجواب صحیح والمجیب نجیح

محمد یونس نظامی قادری

الجواب صحیح

سید شاہ عزیز احمد خانقاہ حبیبیہ الہ آباد

مشتاق احمد نظامی پاسبان الہ آباد

تصدیقات علمائے کان پور:

نعم ما قال المجیب

فقیر محمد حسن عثمانی اشرفی الحنفی خطیب جامع مسجد کان پور۔

الجواب صحیح

فقیر محمد محبوب اشرفی غفرلہ

الجواب صحیح

شاہ سید علی احمد قادری نقشبندی

قد اجاب من اجاب

فقیر غلام مصطفیٰ وارثی۔

المجیب مصیب
فقیر عبدالسمیع غفرلہ صدر المدرس مدرسہ حنفیہ فی برار کان پور
تصدیقات علمائے کچھوچھہ فیض آباد :

المجیب مصیب — الجـــواب صحیح

(عبد اعظم عنہ) ابوالمحامد سید — سید مظفر حسین کچھوچھوی
محمد اشرف جیلانی

قد صح الجواب — ذلک کـذلک

سید محبوب اشرف کچھوچھوی — محمد حسن رضوی اعظمی۔

تصدیقات علمائے مبارک پور :
الجــواب ہوالصواب والمجیب مصیب و مثاب
عبدالعزیز عفی عنہ صدرالمدرس دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور۔
الجــــواب صحیح
عبدالمنان اعظمی دارالعلوم اشرفیہ۔
المجیب مصیب
عبدالرؤف غفرلہ مدرس مدرسہ دارالعلوم اشرفیہ مبارکپور۔
تصدیقات علمائے بندیل کھنڈ :

المجیب مصیب — صح الجـــواب

وحید القادری — خادم العلما سید محمد احسن ربانی۔

من اجاب فقد اجاب
پیر زادہ سید مظہر ربانی غفرلہ

الجـــواب صحیح — ذلک کـذلک

حافظ سعدالدین سجادہ نشین — پیرزادہ سید غازی ربانی غفرلہ

الجـــواب صحیح — فقیر شمس الحق قادری۔

عبدالوہاب صدیقی صدر المدرس جامعہ قادریہ۔

تصدیقات علمائے سی پی :

اولیائے کرام کے مزارات پر غلاف و چادریں ڈالنا جب کہ ان کی عزت کے لئے ہو جائز و مستحسن ہے۔ (محمد عبد الرشید غفرلہ مفتی جامعہ عربیہ اسلامیہ ناگپور۔

المجیب مصیب
(مفتی اعظم) محمد برہان الحق قادری جبل پور

من اجاب فقد اجاب
محمد عبدالحسن نعیمی صدر المدرس جامعہ عربیہ ناگپور۔

الجـــواب صحیح
غلام محمد خان غفرلہ ذی الافتاء جامعہ عربیہ۔

صح الجـــواب
سید محمداشرف صدر المدرس جامعہ عربیہ ناگپور۔

تصدیقات علمائے مغربی بنگال :

المجیب مصیب
خادم العلماء غلام رسول القادری صدرالمدرس فیض العلوم جمشیدپور ٹاٹا نگر۔

الجواب حق و صواب
محمد حسن خطیب ٹاٹا نگر۔

فقیر شمس الھدے قادری۔

کلکتہ :

الجـــواب صحیح
محمد مظفرالدین غفرلہ کولو ٹولہ اسٹریٹ

ذلک کـذلک
محمد انصار حسین خطیب۔

الجـــواب صواب
محمد عبدالرحیم

الجـــواب صحیح
محمد رمضان حسین قادری۔

تصدیقات علمائے بمبئی :

اللہ تعالیٰ مجیب محترم کو اجر دے مسائل کو واضح ہے و صحیح الفاظ میں پیش فرمایا

پورے عالم اسلامی کے مسلمانوں کا مطالبہ ہے کہ جلالۃ الملک المعظم السعود، حضرات صحابہ کرام، حضرت اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور حضرات صلحاء و شہداء کے ان مزارات کو جو جنت المعلیٰ، جنت البقیع اور احد شریف میں منہدم کئے گئے ہیں ازسرنو دوبارہ بنوائیں۔ ہر مزار پر ایک کتبہ لگا جائے تاکہ ہر زائر اسے پڑھ کر اطمینان و سکون سے ایصال ثواب کرسکے۔ مزارات شریفہ پر چھت کا ہونا لازم ہے تاکہ جیسے زائرین اپنے اپنے مسلکی معتقدات کے مطابق لوگ ایصال ثواب کرسکیں۔ اگر حکومت سعودیہ اپنے صرفہ سے یہ مزار دوبارہ تیار نہیں کراسکے تو پاکستان و ہند اور عالم اسلامی کو اجازت دیں کہ وہ تیار کرائیں، مسلمانوں کے معتقدات و مسائل میں دخل دینے کا حق کسی سلطنت کو نہیں ہے۔ حرمین الشریفین کی حاضری میں ہر طبقہ اپنے معتقدات کے مطابق معمولات ادا کرنے کا مجاز ہے۔

اسی طرح عالم اسلامی کے مسلمان یہ چاہتے ہیں کہ گنبد خضریٰ کے وہ بوسیدہ پردے جو سالہا سال سے لٹک کر پارہ پارہ ہوچکے ہیں انہیں اتار کر مصر سے آنے ہوئے نئے پردے لگائے جائیں۔

حرمین الشریفین میں جو مذہبی طبقہ اہلسنت کے خلاف کی جاتی ہیں انہیں روکا جائے، ہر طبقہ خیال کو اس کا حق دیا جائے کہ وہ حاضری حرمین الشریفین کے مواقع پر حسن اخلاق کے ساتھ مواعظ شریفہ جاری رکھے اور مسائل دینی کی تبلیغ کرسکے۔ حج کے موقعہ پر عصبیت کے ساتھ ایسی مغایرت کا ہونا جس سے جذبات میں اشتعال پیدا ہو فوراً بند ہونا چاہئیں۔ اگر جلالۃ الملک السعود المحترم اس وضع مسئلہ کا بغور مطالعہ فرمائیں تو ہمیں امید ہے کہ ان کی سلامت طبع و مزاج ہمارے مخلصانہ مشوروں کو قبول فرما کر قبروں قبوں کی تعمیر کا حکم صادر فرماسکے تاکہ پاک و ہند اور عالم اسلام

کے جذبات و خیالات میں سکون پیدا ہو اور تمام مسلمان دعائیں کریں ۔

جس طرح جلالۃ الملک المعظم نے اب سے ۲ سال قبل تعمیر مسجد نبوی کے سلسلے میں مرکزی جمعیت علمائے پاکستان کے وفد کی ملاقات میں پاک و ہند کے جذبات سماعت فرما کر احکام دیدئے تھے کہ نہ تو گنبد خضرائے مقدسہ حکومت سعودیہ منہدم کرانا چاہتی ہے اور نہ تبرکات شریفہ میں کوئی تغیر وتبدل کیا جاسکتا ہے۔ شہنشاہ معظم کے اس حکم عالی کے بعد پاک و ہند اور عالم اسلامی کے مسلمانوں کے جذبات میں سکون پیدا ہوگیا اور آج تک دنیائے اسلامی جلالۃ الملک المعظم کو دعائیں دیتی ہے ۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ جلالۃ الملک المعظم عالم اسلامی کے جذبات و عقائد کی قدر و عزت فرماتے ہوئے ایسا کوئی اقدام نہیں فرمانا چاہتے جس سے وہ رنجیدہ ہوں ۔

پس ان حالات کا اقتضا ہے اگر جلالۃالملک المعظم حضرات صحابہ کرام و حضرات اہلبیت اطہار کے قبور کو از سرنو تعمیر کرادیں اور طبقہ اہلسنت کو جو دنیائے اسلام میں بھاری اکثریت رکھتا ہے اس کے دل کی گہرائیوں میں تعمیر قبب و قبور اور اہلسنت کے معمولات کی ادائیگی میں رخصت و آزادی کا دیا جانا یہ ایک ایسا مبارک اقدام ہوگا جسے دنیائے اسلامی کسی وقت بھی فراموش نہ کرسکے گی۔ پھر یہ بات قابل غور ہے کہ ہر متمدن ملک اپنے تاریخی آثار اور یادگاروں کی حفاظت کرنا اپنے لئے ضروری سمجھتا ہے اس کے لئے آثار محکمہ قدیمہ کے مستقل شعبے حکومتوں میں قائم ہیں اگر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے نسبت رکھنے والے آثار بطور تاریخ محفوظ رکھے جاسکتے ہیں تو تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ

والسلام اور حضرات صحابہ کرام و حضرات اہلبیت اطہار کے قبب و قبور عالم اسلامی میں محفوظ رکھے گئے ہیں ۔ تاکہ اس طرح ہمارے شاہیر کی یاد اور عظمت باقی رہے اور ان کی قبور سے لوگ استفادۂ روحانی کرتے رہیں۔ اگر قبب بنے ہوں گے تو وہاں زائرین سکون و طمانیت کے ساتھ بیٹھکر تلاوت کلام پاک کریں گے اس طرح اہل قبور کی ارواح شریفہ کو ایصال ثواب ہوتا رہے گا۔

تعمیر قبب و قبور میں بہت سی مصالح شرعیہ پوشیدہ ہیں جن پر شرک کے نظریہ سے ہٹ کر ٹھنڈے دل سے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ جلالۃ الملک المعظم جو اپنی فراست تدبر و فہم اخلاق، عالمگیر اتحاد کے قائل و عامل ہیں فتوے کے مسائل اور ہمارے معروضات پر توجہات خصوصی مبذول فرمائیں گے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جلالۃ الملک المعظم با اختیار حیثیت رکھتے ہیں اگر وہ کسی چیز کو کرانا چاہیں تو علما اور غیر علما کی مجال نہیں کہ وہ کوئی غلط اقدام فرامین شاہی کے بعد کرسکیں ۔ اس بارے میں اگر جلالۃ الملک المعظم نے صحیح اقدام فرمالیا تو عرصہ دراز کی کشمکش دور ہوجائے گی اور اختلافات ختم ہوجائیں گے ۔ ہم نے یہ معروضات بربنائے اخلاص پیش کئے ہیں۔ امید و یقین ہے کہ ان پر جلد غور فرما کر اقدامات فرمائے جائینگے ۔

آزاد بن حیدر ایم اے

ناظم نشر و اشاعت مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام

نمبر ۲۱۳ پیر کالونی کراچی۔

مطبوعہ فیروز سنز، کراچی

مرکزی دارالتصانیف کی تالیفات

نظام عمل — مصنفہ مجاہد ملت حضرت علامہ شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ عالی صفحات ۲۸۷ کتابت طباعت بہترین ۔ اس کتاب میں پیدائش سے لیکر موت تک کے ضروری مسائل و احکام عقلی و نقلی حیثیت سے پیش کئے گئے ہیں ۔ قیمت علاوہ محصول و ڈاک (قیمت ۸-۳)۔

تصحیح العقائد — مولفہ حضرت علامہ مولانا شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی مدظلہ عالی ۔ صفحات ۱۵۰ طباعت کتابت بہترین اعتقادیات و مذہبیات کے ضروری عنوانات آیات و احادیث کی روشنی میں مفصل بحث ۔ قیمت ۲ ۔ روپیہ علاوہ محصول ڈاک۔

تبلیغی کتابچے — مرکزی انجمن تبلیغ الاسلام کی طرف سے مختلف اہم عنوانات پر نہایت مفید مذہبی اخلاقی اصلاحی تبلیغی کتابچے ۔ (قیمت ۸ آنے)۔

سفرنامہ چین — حضرت علامہ بدایونی کا سفرنامہ چین اردو انگریزی ۔ (قیمت ۳ روپے)۔

سفرنامہ بلاد یورپ و عالم اسلامی ۔ — حضرت علامہ بدایونی کا سفرنامہ بلاد یورپ انگریزی و اردو قیمت ہر دو جلد (۶ روپے)۔

ملنے کا پتہ

ناظم دارالتصانیف ۔ نمبر ۱۳ ۲ ۰۲ پیرکالونی کراچی